افسانے

انوکھا لاڈلا، گوہر قاسم 10
برائے فروخت، کشف بلوچ 44
گمشدہ محبت، حمیرا تبسم 68
لوگ کیا کہیں گے، سارہ عمر 42

سارہ عمر

لوگ کیا کہیں گے

بڑا سا گھونگھٹ نکالے، ماتھے پہ ٹیکا لگائے، ہاتھوں پہ مہندی سجائے۔ وہ حسینہ اس کے ساتھ بیٹھی تھی اور وہ خود کو ہواؤں میں اڑتا محسوس کر رہا تھا۔ خوشی سے مسکراتا وہ ماضی میں کھو گیا۔

☆☆☆

''نیلم ادھر آؤ۔''

تائی اماں نے اسے بلایا اور وہ بوتل کے جن کی طرح حاضر۔

نیلم آپا اس گھر کی جگ آپا تھی۔ ایک کنال کے اس بڑے سے گھر میں تین بھائی رہائش پذیر تھے۔ بڑے بھائی کے دو بچے تھے بازل اور شامل۔ دوسرے بھائی کے تین بچے تھے۔ نیلم، عامر اور عادل۔ تیسرے بھائی کے بھی دو ہی بیٹے تھے ہاشم اور حاتم۔

اب اتفاق سے نیلم اس گھر کی واحد لڑکی تھی اور ان سب لڑکوں میں سب سے بڑی بھی۔ بازل اس سے صرف دو دن چھوٹا تھا اور ہاشم آٹھ ماہ چھوٹا۔

باقی سب لڑکے نیلم سے چار پانچ سال چھوٹے تھے۔ تبھی سارے بچپن سے ہی اسے نیلم آپا بولتے بولتے سب کے منہ پہ نیلم آپا ہی چڑھ گیا تھا۔ نیلم کو بھی اس نام کا ایسا اثر آیا تھا کہ آپا کا ہی کردار نبھا رہی تھی۔ بارہ تیرہ سالہ نیلم ہر کام میں طاق تھی۔ سارا دن کام کر کر کے گھن چکر بنی ہوتی۔ کبھی تایا کے گھر سے نیلم کی پکار ہوتی تو کبھی چچا کے گھر سے۔ گھر کی واحد لڑکی نے بہت احسن طریقے سے سب ذمہ داری اٹھائی ہوئی تھی۔

بازل اور ہاشم ساتھ ساتھ ... ال کی تو نیلم سے ہر وقت نوک جھوک ... راسے آپا آپا کہتا اور وہ چڑ چڑ جاتی۔

وقت گزرتا رہا وہ کالج آئی اور پھر یونیورسٹی۔ بازل، نیلم اور ہاشم یونیورسٹی میں بھی اکٹھے پڑھے بس ڈیپارٹمنٹ الگ تھے۔ یونیورسٹی سے ہوسٹل جاتے اکثر نیلم اور ہاشم کی ملاقات ہوتی۔

نہ جانے کب آنکھوں کا زاویہ بدلا وہ نیلم آپا سے نیلم جی ہو گئی۔ دل کا حال بدلتا ہے تو آنکھوں سے بھی دکھتا ہے۔ وہ نیلم جی کہنے لگا تو اسے عجیب سا لگا تھا وہ اس کی کلاس لینے لگی۔

''تین انچ چھوٹا قد ہے آپ کا مجھ سے اب یونیورسٹی میں آپ کی دوستوں کے سامنے آپ کو آپا بولتا اچھا لگوں گا؟ آنٹی سمجھیں گی وہ آپ کو۔''

اس نے دلیل دی تو وہ سمجھ گئی۔ واقعی سب کے سامنے کہتا تو کتنی سبکی ہوتی۔ کتنا مذاق اڑاتیں لڑکیاں۔

یونیورسٹی کے دن بھی پر لگا کر اڑ گئے تھے۔ ہاشم تو اپنے دل کی بات کبھی بول ہی نہ پایا تھا۔ یونیورسٹی کے بعد جیسے ہی بازل کی جاب لگی تائی اماں کو فوراً نیلم کے رشتے کا خیال آیا۔ بازل کے بارے میں تو وہ کب سے سوچے بیٹھی تھیں۔ مگر بازل سے بات کی تو وہ سنتے سے ہی اکھڑ گیا۔

''پورے زمانے میں آپا ہی رہ گئی ہے شادی کرنے کے لیے؟''

وہ جھلایا تھا۔ سمجھ میں نہیں آیا عذر کیا پیش کرے۔

''ارے دو دن کا فرق بھی کوئی فرق ہے؟ دو دن پہلے پیدا ہو گئی تو کیا کریں؟ اتنی اچھی لڑکی باہر کیوں دیں۔'' تایا ابا بھی مصر تھے۔ سارا گھر اکیلے ہی سنبھالتی تھی۔ بھلا اپنی بھتیجی سے اچھی کون لگتی۔

''گھر کی لڑکی کو گھر میں رکھنے کے لیے مجھے قربانی کا بکرا بنائیں گے۔''

''نہیں پسند تو بول دو کہیں اور لڑکی دیکھیں۔'' تائی اماں خفا ہوئیں۔ گھر کی لڑکی کی بے عزتی منظور نہ تھی۔

"نہیں......وہ......" وہ رکا۔

"لوگ کیا کہیں گے؟ دو دن بڑی لڑکی سے شادی کرلی۔" وہ جھجکا۔

"بھاڑ میں گئے لوگ۔ پاگل ہوا ہے کیا؟" تائی اماں کو غصہ آگیا۔

"اماں نہیں ہوگا مجھ سے، سب باتیں کریں گے۔ وہ آپا ہے آپا ہی رہے گی۔"

"ابھی بھی کہہ رہی ہوں مان جا۔ کوئی آپا نہیں ہے تو نے ہی اس بچی کو بول بول کر آپا بنادیا ہے۔ اگر انکار ہے تو باہر دیکھیں گے۔"

بازل چاہتے ہوئے بھی ہاں نہ کرسکا۔

☆☆☆

نیلم کے رشتے کی بات اڑتی ہوئی ہاشم تک پہنچی تو وہ بھی میدان میں اتر آیا۔

"ابا مجھے نیلم جی سے شادی کرنی ہے۔" وہ سینہ تانے کھڑا تھا بے خوف۔

چٹاخ......ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پہ پڑا تھا۔

"شرم نہیں آتی تجھے آٹھ ماہ بڑی ہے تجھ سے۔ آپا ہے آپا۔ حیا نہ آئی ایسی بات کہتے۔" ابا چلائے۔

"نہیں ہے کوئی آپا واپا۔ مجھے بس اسی سے شادی کرنی ہے۔" وہ بھی ضد پہ اڑا رہا۔

"دماغ تو نہیں خراب تیرا؟ مار کھا کر بھی کہہ رہا ہے ادھر شادی کروں گا۔ ناک کٹوائے گا برادری میں لوگ کیا کہیں گے؟ اتنی بڑی لڑکی سے بیاہ دیا۔"

ابا سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

"ہمارے نبی نے بھی تو کی تھی بڑی عورت سے شادی کوئی گناہ تھوڑی ہے۔" اس نے دلیل دی۔

"دین کو بیچ میں لانے کی کوشش نہ کر۔" وہ بس یہی بول سکے۔

"کیوں نہ لاؤں؟ میں نے کہہ دیا ہے شادی کروں گا تو بس نیلم جی سے بے شک ماردیں یا گھر سے نکال دیں۔" وہ اپنی بات کہہ کر چلا گیا۔

دو دن سے گھر کا ماحول کھچا کھچا تھا۔ ہاشم نے دو دن تک بھوک ہڑتال کیے رکھی۔ یہ اور بات کہ اس کے چھوٹے کزن کونوں کھدروں سے اسے کچھ نہ کچھ پکڑا جاتے کبھی ٹافی، کبھی چپس، کبھی جوس کا ڈبا تو کبھی کیک۔ بس کھانے کو ہاتھ نہ لگایا تھا۔

بالآخر بڑوں کو ہار ماننی پڑی تھی۔ نیلم خود الگ پریشان تھی۔ اس نے کبھی ہاشم کو اس نظر سے نہ دیکھا تھا۔ مگر اب دیکھ لینے میں کوئی حرج بھی نہ تھا۔

جب لڑکی کی کہیں بات پکی ہو جائے تو ذہن بناتے دیر بھی نہیں لگتی۔ اس نے بھی بڑوں کے فیصلے پہ سر جھکا دیا تھا۔

☆☆☆

بڑا سا گھونگھٹ نکالے دلہن بنی شرمائی شرمائی سی نیلم ہاشم کے پہلو میں بیٹھی تھی۔ اس پہ روپ بھی ٹوٹ کر آیا تھا۔ وہ تو ہواؤں میں اڑ رہا تھا۔

بازل نے بھیگی آنکھوں سے ان دونوں کو دیکھا۔ وہ اسی سوچ میں پڑا رہا لوگ کیا کہیں گے اور ہاشم نے لوگوں کی پروا نہ کی اور اپنی محبت جیت لی۔

اس کی کمزور سی محبت نیلم کے دل کا دروازہ پار نہ کرسکی تھی بس دہلیز پہ ہی سسک سسک کر مرگئی تھی۔

اس نے آنسو پونچھے اور ہاشم نے چمکتی ہیرے کی انگوٹھی نیلم کے نازک حنائی ہاتھ میں پہنا دی وہ دونوں ہی مسکرا اٹھے تھے۔

☆☆